OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com. DOI: 10.5281/zenodo.10072664

سنسکرت اُردو لغت: مؤلفہ پروفیسر ڈاکٹر محمد انصار اللہ کا تحقیقی مطالعہ

Sanskrit-Urdu Dictionary: Research Study by Professor Dr. Muhammad Ansarullah

Dr. Jameel-ul-Rahman
Assistant Professor Urdu, Ghazi University, D.G. Khan

Received on: 09-01-2023 Accepted on: 14-02-2023

Abstract

Professor Dr. Mohammad Ansar Ullah has compiled a dictionary namely "Sanskrit Urdu Luaghat" that is a great work to understand the relationship of different languages of different ages of different areas. Sanskrit is a primitive language of subcontinent that remained the language of religious aristocracy and dogma. With the passage of time its usage became limited. Sanskrit has a great influence on local languages and Urdu too. In this article it has been tried to understand number of words that are commonly used and understood in Urdu and other languages at local level.

Keywords: Sunsikrat, Urdu, Lughat, Ansarullah, Study etc.

موضوع پر بحث

علم لسانیات پر کام کرنے والے محققین کی تعداد دوسرے موضوعات پر قلم اُٹھانے والوں سے کم ہی رہی ہے۔ زندہ اور روزمرہ زبان وبیان کے وسیلوں کے طور پر استعمال ہونے ولی زبانوں پر تو مختلف سطحوں پر کام جاری رہتا ہی ہے لیکن متروک، قدیم اور تاریخی حوالہ رکھنے والی بولیوں اور زبانوں پر تو کام نہ ہونے کے برابر ہے۔ اردو زبان وادب کے حوالے سے اگر جائزہ لیا جائے تو، ماہرینِ لسانیات کے ہاں جن مباحث نے جنم لیا وُہ اُردو کے دامن کو وسیع کرنے اور دوسری زبانوں، لہجوں کو اپنے اندر قدرتی طور پر سمو لینے کی خاصیت کارد کر دیتے ہیں۔ ماضی میں اُردو کے مولد وماخذ کی نشاندہی پر دور دور سے کوڑی لائی جاتی رہی ہے گویا ہر لسانی نظریہ اپنی جگہ پر مستقل اور قائم بالذات تھا۔ اُردو کو عربی اور فارسی کے الفاظ وتراکیب نے بوجھل کر دیا گیا۔ مقامی بولیوں اور مذہبی، سنسکرت کے الفاظ کو وہ وقعت، رفعت اور مقام حاصل نہ ہو سکا جس کے وہ سزاوار تھے۔ یہ امر اُردو کے لیے خوش آئند ہو سکتا ہے کہ اُردو کو محض ایک علاقے، ایک مذہب اور ایک نسل کی زبان قرار دے کر جمود کا شکار نہ کیا جائے۔ ایک شخص کی طرح ایک زبان کو بھی ناروا تقدس، عظمت کی گرہوں میں باندھ دیا جاتا رہا ہے۔ یہی حال سنسکرت زبان کے ساتھ ہوا کہ ہندومت میں برہمن کے مذہبی تسلط کے اشارات میں ایک اشاریہ سنسکرت کی زبان کا بھی تھا جو عام لوگوں کے برعکس طبقہ خواص سے متعلق رہی۔ ہوتے ہوتے یہ زبان قصۂ پارینہ بن گئی۔ لفظ "سنسکرت" کا مطلب اصلاح شدہ، پورا کیا گیا، چمکایا گیا، لپکایا ہوا، پاک شدہ ہے[1] بہ حیثیتِ زبان تاریخ شاہد ہے کہ دربارِ شاہی میں سنسکرت کو وہ حیثیت حاصل تھی جو مسلمانوں کی ہندوستان آمد اور فتح کے بعد فارسی، اُردوئے معلیٰ کو حاصل رہی۔ اِس ضمن میں شان الحق حقی نے لکھا ہے :

" جہاں تک سنسکرت کا تعلق ہے، یہ بات اب محتاجِ ثبوت نہیں کہ اس دور میں بھی جب کہ درباری وثقافتی زبان سنسکرت کو اتنا مالا مال کیا،

اپنے گھر میں پراکرت ہی بولتا تھا۔ یہ لسانی تاریخ کی ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ آخر کار بازار کی زبان دربار کی زبان پر غالب رہتی ہے۔ آج کی شائستہ زبانیں ایک زمانے میں بازاری بولیاں ہی تھیں۔، جیسے کہ فرانسیسی، ہسپانوی اور جدید اطالوی جنھوں نے کلاسیکی لاطینی کی جگہ لے لی اور وہ ایک تاریخی ترک بن گئی، وہ گھی اس بناپر کہ سنسکرت کی طرح اسے بھی کچھ مذہبی تقدس حاصل تھا۔"۲؎

شان الحق حقی نے اِس نظریے کو رد کیا ہے کہ پراکرتیں سنسکرت کی بیٹیاں ہیں۔ سنسکرت زبان بھی دیگر زبانوں کی طرح اپنے آغاز سے اارتقائی منازل کی طرف بڑھی اور اس پر مقامی بولیوں کے اثرات دیکھے جاسکتے ہیں۔ایک دلچسپ فروگذاشت جو ہمارے لغت نویسوں سے متعلق رہی ہے وہ یہ کہ انہوں نے سنسکرت اور ہندی کو بیشتر ایک ہی زبان سمجھا اور لکھا۔ اُردو کے بعض لُغت نگاروں نے جیسے کہ پلیٹس اور فیلن ،الفاظ کا اِشتقاق بھی درج کیا ہے اور اکثر ہندی نژاد الفاظ کی سنسکرت شکلیں بتائی ہیں جبکہ اُردو لغت نگاروں نے اشتقاقِ لفظی کی طرف توجہ نہیں دی۔ عربی کے لیے "ع" فارسی کے لیے "ف" اور باقی الفاظ کے لیے ہندی کی "ہ" لکھنا کافی سمجھتے رہے ہیں۔۳؎

سنسکرت اور ہندی کو ہندوؤں کی زبان بتانا اور ان کے جاننے اور سیکھنے سے کلیتاً دست کش ہو جانا ایک لسانی محرومی اور بد قسمتی ہے۔ ہندوستان مین سنسکرت پر بہت سا کام سامنے آیا ہے اور اردو زبان میں سنسکرت کے حوالے سے کام کی ضرورت پر زور دیا جاتا رہا۔ خدا خدا کرکے "سنسکرت اردُو لغت" کے نام سے ڈاکٹر محمد انصار اللہ نے کم و بیش دو ہزار سنسکرت الفاظ کو دیوناگری رسم الخط کے بجائے اُردو رسم الخط مع اعراب مرتب کیا ہے جس کی اشاعت کا اہتمام مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد نے کیا۔ ڈاکٹر جمیل جالبی کے نزدیک سنسکرت اُردو لغت، اُردو کی پہلی لغت ہے جو اُردو رسم الخط میں تحریر کی گئی ہے۔۴؎ پرویز ظہیر احمد صدیقی (دہلی) نے اس لغت کو سرمایۂ اردو کے لیے خوش آئند قرار دیا اس کے ساتھ ہی اس کو وسعت دینے پر اصرار کرتے ہوئے لکھا ہے

"اِس لغت کا دائرہ محض مہرشی شیو برت لال ورمن کی تصانیف کے گرگھوم رہا ہے مناسب ہوگا اگر انصار اللہ صاحب اس دائرہ کو وسیع کر دیں اور اس کے ساتھ ،ایسے الفاظ کی ایک فہرست الگ بنادیں جو اُردو کے لیے قابل قبول ہیں یا اُردو میں استعمال ہو رہے ہیں۔ یہ کام اساتذہ اور طلبہ دونوں کے لیے مفید ہو گا نیز سیاست نے جو زبانوں کے درمیان مغائرت کی دیواریں کھڑی کر دی ہیں ان کو اگر توڑا نہیں جاسکتا جب بھی ان میں شگاف تو ضرور پیدا ہو جائے گا۔ یہ دونوں زبانوں کے لیے شگون نیک ہو گا۔"۵؎

پروفیسر ڈاکٹر محمد انصار اللہ نے اپنے مبسوط مقدمہ میں سنسکرت زبان کے وجود کا سراغ تاریخی، تہذیبی حوالوں سے لگایا کہ کس طرح آریاؤں اور دراوڑوں کے مابین تہذیبی، لسانی لین دین ہوا اور سنسکرت جیسی زبان کو فروغ حاصل ہوا۔ ان کے مطابق اس زبان کی ترویج اور بولنے چالنے میں صرف ہندو ہی پیش پیش نہ تھے بلکہ مسلمان علماء اور صوفیا نے تبلیغِ دین کے لیے اس زبان کو سیکھا اور برتا۔ سنسکرت زبان کا رسم الخط، تلفظ اور املا مرورِ زمانہ کے ساتھ بدلتا رہا ہے۔ مذہبی زبان ہونے کے ناتے تمل، ملایالم، تیلگو اور نندی ناگری (دیوناگری) یا برھمی (براہمی) رسم الخط میں سنسکرت زبان کو محفوظ کر دیا گیا۔ گیتا، اپنشد، الوپنشد تک ہی یہ زبان محدود نہ رہی بلکہ سنسکرت زبان سے دیگر زبانوں اور دیگر زبانوں سے سنسکرت زبان مین ترجمے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

البیرونی نے" کتاب الہند" لکھ کر سنسکرت اور اس ملک کے حالات و معاملات سے واقفیت بلکہ مہارت کا عمد ثبوت پیش کیا۔ سلطان محمود غزنوی نے سکّوں پر سنسکرت زبان میں کلمہ طیبہ کا ترجمہ لکھوا کر نہ صرف اس زبان کو سلطنت کی زبان کا درجہ عطا کیا بلکہ ان سکوں کے توسط سے اِسلامی عقائد کو ہندوستانیوں کی گرہوں میں بھی بند ھوا دیا تھا۔٦ یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ قرآنِ پاک کا زبانِ سنسکرت میں ترجمہ کیا گیا اور رئیسۂ بھوپال شاہجہان بیگم نے "خزانہ اللغات" (چھے زبانوں کا لغت) کے نام سے ایک لغت شائع کیا تھا۔ ان باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی بھی زبان کا راستہ قومی، مذہبی تعصبات کی بنیاد پر مسدود نہیں کیا جا سکتا۔

ڈاکٹر محمد انصار اللہ نے اس لغت کی بنیاد تو مہر شی شیورت لال ورمن کی ان تصانیف پر رکھی جو سنسکرت سے اُردو کے قالب میں ڈھلیں۔ تاہم فاضل مصنف نے اپنے تئیں ان الفاظ کو بھی جگہ دی جو ہمارے میڈیا پر بالعموم استعمال ہوتے ہیں جنہیں اردو دان طبقہ بھی بہ آسانی سمجھ لیتا ہے۔ یہاں مہر شی شیورت لال ورمن کی سنسکرت سے اُردو میں ترجمہ شدہ کتب کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

۱۔ اپنشدوں کا فلسفہ یا اپنشد بھومیکا، امرتسر، جولائی ۱۹۶۲ء

۲۔ ایتریہ اپنشد، الٰہ آباد۔، مارچ ۱۹۶۸ء

۳۔ پنج وشی اُردو، لاہور، ۱۹۱۷ء

۴۔ چھاندوگیہ انپشد، الٰہ آباد، جنوری تا جون ۱۹۲۹ء

۵۔ راج یوگ، لاہور، طبع اوّل

٦۔ سویتاسوترا پنشد، الٰہ آباد، اپریل ۱۹۲۸ء

۷۔ شریمد بھگوت گیتا، سکندر آباد ۱۹۷۷ء

۸۔ قدیم آریاؤں میں علم تحریر کا رواج، ہریدوار ۱۹۰۳ء

۹۔ کوشتکی برھمن اپنشد، الٰہ آباد، اکتوبر تا دسمبر ۱۹۳۸ء

۱۰۔ مہاراماین، گورکھپور، ۱۹۳۸ء

۱۱۔ میتری اپنشد، بنارس، مئی ۱۹۲۸ء

۱۲۔ وضعدار موتی، لاہور، ۱۹۲۸ء

لغت میں درج الفاظ کی تعداد کچھ زیادہ نہیں۔ فہرست الفاظ میں ان لفظوں کا مطالعہ بڑا دلچسپ ہے جو اُردو زبان کے ساتھ پاکستان کے دیگر خِطوں میں آسانی سے سمجھے جا سکتے ہیں۔ قبل ازیں حافظ محمو شیرانی نے "بابر نامہ"، "آئینِ اکبری" اور "توزکِ جہانگیری" میں سنسکرت الاصل الفاظ کی نشاندہی کی تھی جو سرائیکی زبان بولنے والوں کے ہاں عام استعمال ہوتے ہیں۔۷ سنسکرت اُردو لغت سے ان الفاظ کی فہرست پیش ہے جو اس بات کے لیے دلیل ہے کہ یہ الفاظ اُردو بولنے والوں کے لیے کچھ اجنبی نہیں۔

آلس (سُست۔ کاہل ص۲۱)، اُپدیش (نصیحت۔ وعظ ص۲۳)، اداس (پریشان ص۲۵)، اِشٹ۔ اشٹانگ (آٹھ اعضا والا ۔ چھٹانک ص۶۸) آگنِ، اَگنی (آگ۔ ص۲۹) اَنّ (اناج۔ غذا ص۳۰)، انگ (حصّہ۔ عضوص۔ عضوص ۳۱) اَنگل (انگشت۔ انگلی۔ ص۳۱) ایکتا (یک سانیت ۔ اتحاد ص۳۴)، بانجھ (بغیر دودھ کی۔ ص۳۵)، بَل (طاقت ص۳۶)، بندھ (باندھنا۔ جکڑنا ص۳۶)، بھا (آگ ۔ چمکنا۔ روشنی ص۳۶)، بَھسمن (راکھ۔ خاک ص۳۷)، بھوگ ((جھج۔ کھانا) کھانا پینا۔ بھگتنا۔ برداشت کرنا ص۳۸) بھیل ، بھیلو (ریچھ۔ بھالو ص۳۸) پاپ (گناہ ص۳۸)، پُران، پرانا (ماضی کے قصے ص۴۱)، پور (جسم، شہر ص۴۴)، پَوَن (ہوا ص۴۴)، پَھل (ثمر۔ نتیجہ ص۴۵) تڈ (مار دھاڑ۔ ص۴۵)، تَپ (اگ۔ گرمی۔ سورج ص۴۵) تھتکار (تھو تھو کرنا ص۴۷)، جاپ (دعا کرنا۔ تسبیح کرنا ص۴۷)، جَل (پانی۔ چراغ کی لو ص۴۸)، جھنکار (جھنجھناہٹ ص۴۹)، چَر (گھاس چرنا، کھانا، مشق کرنا ص۵۰)، چنتا (فکر۔ غور ص۵۰)، چول (اٹھانا ص۵۱)، چیلم، چیلا (لباس ، خادم ص۵۱)، چھایا (سایہ ، چھاؤں ص۵۱)، داس (مرید۔ غلام ص۵۲)، درشن (دیکھنا ص۵۲)، دُو (دو۔ دونوں ص۵۳)، دُویت (دُوئی۔ شرک ص۵۴) دیو (جو دنیا کو تماشا گاہ سمجھ کر کھیلتا ہے ص۵۴)، دیوتا (چمکنے والا، دیو کی مورت، آفتاب ص۵۴)، دھرم (جو بات دِل سے اختیار کی جائے۔ مذہب ص۵۵)، ڈمرو (ڈگڈگی ص۵۶)، ڈوم (ہندوؤں کی بہت نیچی ذات یہ بین بجاتے اور تھرکتے ہیں۔ ص۵۶)، ڈھور (جانور۔ مویشی ص۵۴)، راج (سردار۔ راجا ص۵۴)، راش، راشی (بارہ بروجِ آسمانی، اعلاد، ڈھیر، کھلیان، ذخیرہ ص۵۴)، رام (حسین، محبوب ، سانولا ص۵۷)، رَس (جوہر، عرق، پانی ص۵۴)، رسیہ (رس والا، پسندیدہ ص۵۸)، رِشی (روشنی کی کرن، سنیاسی، نیک روح ص۵۸)، روپیہ (چاندی یا سونے کا سکہ ص۵۹)، رُوپ (جسے دیکھا جاسکے۔ صورت ص۵۹) سادھ ، سادھو (سادھنا کرنے والا ، عمدہ ، مقدس ص۶۰)، ساگر (سمندر۔ بحر ص۶۰) سانجھ (شام ، دن کا آخر ص۶۱)، سایہ (شام ، آخر ص۶۱) سجن (عزیز۔ رشتہ دار ص۶۲) سرنگ (زمین کے نیچے کھود کر بنایا ہوا رستہ ص۶۲)، سوروپ، سُروپ (اپنی صورت۔ حُسن ص۶۲) سندیش، سندیسا (پیغام۔ خبر ص۶۵) سواد (مزا۔ لذت ص۶۶)، سوموار (دو شنبہ۔ پیر ص۶۷)، سُوَیمبَر (اپنے لیے بر یعنی شوہر انتخاب کرنا ص۶۸)، شانت، شانتی (سکون، خاموشی ص۶۸)، شبد (آواز۔ لفظ۔ شعر کی ایک قسم ص۶۸)، شرِی (حسن۔ عظمت ص۷۰) شکنتلا (مشہور ڈراما۔ مینکا پری کی بیٹی ص۷۰) شلوک (تحسین کرنا، شعر، ضرب المثل ص۷۰)، کاٹھ، کاٹھی (جسمانی ساخت ص۷۲)، کال (وقت۔ رُت۔ موت کا دیوتا ص۷۲) کانٹر (ایک آنکھ والا۔ کانا ص۷۲)، کشٹ (دکھ۔ تکلیف ص۷۴)، کل (مشین)، کلنک (داغ۔ کالا دھبا۔ بدنامی ص۷۴)، کھاٹ (ارتھی جِس پر مردہ کو رکھ کر چتا تک لے جاتے ہیں ص۷۶)، کھاد (کھانا۔ نگلنا ص۷۷)، کھنڈت (برباد۔ ٹکڑے ٹکڑے ص۷۷)، گا (چلنے والا۔ شلوک۔ شعر ۷۸)، گاتر، گویا (موسیقار ص۷۸)، گال (گالی ۔ بدکلامی ص۷۸)، گمبھیر (گھنا، گہرا۔ سنجیدہ ص۷۸) گرنا (متحرک ہونا ص۷۹)، گرنتھ (کتاب۔ دولت سرمایہ ص۷۹)، گلّ) گلا۔ گردن) گُن، گُنتر (وصف اچھا اور بُرا ص۸۰)، گوتم (جنت کی خواہش میں تھکا ہوا۔ رشی۔ بُدھ ص۸۰)، گورو، گرو (گری بولنا۔ وعظ و تلقین کرنے والا ص۸۱)، گُپھا (گڑھا۔ غار۔ بِل۔ چھپنے کی جگہ ص۸۱)، گیان (معرفت۔ علم عرفان ص۸۱)، گیتا، گیت (مکالماتی نظمیں۔ گیتا ص۸۱)، گھاس (خوراک) لالا (تھوک۔ رال ص۸۲)، بوجھ (لالچ۔ حرص

ص ۸۳)، لوک (نظام عالم۔ سیارہ۔ جنت اور جہنم ص ۸۳)، لونڑ، لوَن (کھاری۔ نمکین۔ محبوب۔ جہنم کا ایک طبقہ ص ۸۴)، مالا (ہار۔ لڑی ص ۸۵)، مانس (گوشت ص ۸۵) لوہ (لال رنگ کا، تانبے یا لوہے کا بنا ہوا ص ۸۴) لیپ (ابٹن۔ مرہم ص ۸۴)، لیلا (کھیل۔ تماشا ص ۸۴)، ماس (مہینا۔ بارہ کا عدد ص ۸۵)، مانسِک (قصائی ص ۸۰)، مایا (طلسم۔ خیال۔ فریب۔ جعل ص ۸۰)، مَچھ (مچھلی ص ۸٦)، مَس (سیاہی۔ کاجل۔ سرمہ ص ۸٦)، مُکت (چھٹکارا۔ نجات ص ۸٦)، مُکھیا (سردار۔ بڑا ص ۸۷)، مل (میل۔ گندگی۔ گوبر ص ۸۷)، ممتا (دل کا جذبہ۔ اپنا نفع ص ۸۷)، ملیچھ (غیر مہذب۔ پردیسی۔ غیر آریہ۔ ناپاک ص ۸۷)، مَنُش (من والا۔ سوچنے والا۔ آدمی ص ۸۸)، مَنش (دل۔ فہم۔ عید۔ خواہش ص ۸۸)، موہ (غشی۔ بے ہوشی۔ دکھ۔ دھوکا۔ غلط فہمی ۸۹)، موہن (بے قرار کرنے والا۔ پر کشش۔ دلفریب ص ۸۹)، مہا بھوت (پانچ ہیں: آسمان۔ زمین۔ ہوا۔ آگ اور پانی ص ۸۹)، ناتھ (خدا۔ محافظ۔ بیل کی ناک میں ڈالا ہوا رسہ ص ۹۰)، ناٹ (رقص ص ۹۰)، ناج (اناج۔ غذا ص ۹۰)، ناستک (بدمذہب۔ بے دین۔ دہریہ ص ۹۱)، ناگ (سانپ۔ کالا سانپ۔ ایک خیالی دیوتا جس کا سر آدمی کا باقی دھڑ سانپ جیسا ہے اور جو پاتال میں رہتا ہے ص ۹۱)، نام (اسم ص ۹۱)، ناوا (کشتی۔ ناؤ ص ۹۲) نِت (ہمیشہ۔ دائم ص ۹۲)، نِرمل (شفاف۔ صاف)، نرکس (بے مزہ۔ پھیکا)، نروان (پھونک مار کر اڑا دینا۔ دائمی سکون۔ نجات ص ۹۳)، نمسکار، نَمسیتَ (سر جھکانا۔ پوجا کرنا۔ مؤدبانہ آداب ص ۹۴)، نہیہ (نہیں۔ قطعی نہیں ص ۹۴)، نیہہ (محبت۔ تعلق ص ۹۰)، واگا (واگ۔ باگ۔ لگام ص ۹٦)، وانٹر (بان ص ۹٦)، وچار، بچار (فکر۔ غور۔ خیال ص ۹۷)، وچارک (غور کرنے والا۔ فیصلہ کرنے والا ص ۹۷) وَس (بَسنا۔ رہنا۔ ٹھہرنا ص ۱۰۰)، وَن، بن (جنگل ص ۱۰۲) یوگ، جوگ (حقیقت تک پہنچنے کا طرزِ عمل اور فلسفہ، عبادت۔ یکسوئی ص ۱۰۸)۔

سنسکرت زبان سے آنے والے ان الفاظ کو ہمارے خطے کے لوگ نہ جانے کتنی صدیوں سے بِلا سوچے سمجھے بولتے چلے آرہے ہیں۔ لفظ کبھی بھی مجرد اور حادثاتی طور پر جنم نہیں لیتے بلکہ ان کے عقب میں ایک بھرپور تاریخی روایت، مِتھ (Myth) اور تہذیبی شعور موجود ہوتا ہے۔ تاریخِ عالم اور تاریخ اِنسان پر نظر رکھنے والے لسانی شناختوں کو نظر انداز نہیں کر سکتے ۔

ماہرینِ لسانیات کو محمد انصار اللہ کے اِس کام کو آگے بڑھانے کے لیے قدم اٹھانا ہوگا تاکہ اردو زبان و ادب کی شیرینیوں اور رنگینیوں میں اضافہ ہو سکے۔

حوالہ جات

۱۔ محمد انصار اللہ، ڈاکٹر، سنسکرت اردو لغت، مقتدرہ قومی زبان، اِسلام آباد، طبع دوم ۲۰۰۷ ص ٦۵

۲۔ شان الحق حقی، لسانی مسائل و لطائف مشمولہ مضمون اردو اور سنسکرت، مقتدرہ قومی زبان، اِسلام آباد، طبع اول ۱۹۹٦ء ص ۱۱۳-۱۱۴

۳۔ ایضاً ص ۱۱۷

۴۔ جمیل جالبی، ڈاکٹر، پیش لفظ مشمولہ سنسکرت، اردو لغت مقتدرہ قومی زبان، اِسلام آباد، طبع دوم ۲۰۰۷ء ص iv

۵۔ ظہیر احمد صدیقی، پروفیسر مشمولہ تبصرہ سنسکرت اردُو لغت ص III

۶۔ محمد انصاراللہ، ڈاکٹر، مقدمہ مشمولہ سنسکرت اُردو لغت ص ۱۰

۷۔ شکیل پتافی، ڈاکٹر، تہذیبی خدوخال، اردو سخن چوک اعظم (لیّہ) اشاعت اوّل نومبر ۲۰۱۵ء ص ۶۴

References

1. Muhammad Ansarullah, Doctor, Sanskrit Urdu Dictionary, Official National Language, Islamabad, Vol. II, 2007, p. 65
2. Shan-ul-Haq Haqi, Linguistic Issues and Literature, Urdu and Sanskrit, Ruling National Language, Islamabad, Vol. I, pp. 113-114
3. Ibid. 117
4. Jamil Jalibi, Doctor, Preface to Sanskrit, Urdu Dictionary, National Language, Islamabad, Vol. II, 2007, p. iv
5. Zaheer Ahmad Siddiqui, Professor Of Sanskrit Urdu Dictionary P.III
6. Muhammad Ansarullah, Doctor, Case, Sanskrit Urdu Dictionary, p. 10
7. Shakil Patafi, Doctor, Cultural Features, Urdu Sachan Chowk-e-Azam (Layyah) Publication 1 November 2015 p.64